

سیکولر بھارت اور بھارت کے مسلمان

ایک استدراک

الیاس نعمانی °

”سیکولر بھارت اور بھارت کے مسلمان“ (اپریل ۲۰۰۷ء) از ڈاکٹر محمد جہانگیر تمیمی نظر نواز ہوا۔ ایک بھارتی مسلمان کی حیثیت سے یہ عاجز محترم ڈاکٹر صاحب کا شکر گزار ہے کہ ان کو سرحد پار کے مسلمانوں کی فکر اور ان کا خیال ہے۔ آخر بقول اقبال ع
مسلم ہیں ہم، وطن ہے سارا جہاں ہمارا

بھارتی مسلمانوں کے سلسلے میں ڈاکٹر صاحب نے جو کچھ لکھا ہے اس سے ان کی دل سوزی، خلوص اور ملی درومندی صاف عیاں ہے۔ لیکن انھوں نے جن باتوں پر اپنی تشویش کا اظہار کیا ہے ان کے سلسلے میں کچھ عرض کرنا ضروری محسوس ہوتا ہے۔ درحقیقت دور رہتے ہوئے صرف میڈیا کی مدد سے اگر کوئی رائے قائم کی جائے تو حالات کی سنگینی کا حقیقت سے کہیں زیادہ ادراک ہو جانا کوئی بعید نہیں؛ بالخصوص اس وقت جب دل میں ہمدردی کے جذبات ہوں تو ایسا ہو ہی جایا کرتا ہے۔ یہاں بھارت میں بھی جو لوگ صرف اخبارات پڑھ کر پاکستان کے بارے میں اظہار خیال کیا کرتے ہیں ان کی باتوں میں بھی شدت احساس کا وہی حال دیکھنے کو ملتا ہے جو اس مضمون میں نظر آ رہا ہے۔

مضمون کے آغاز میں پنجاب اور اتر اٹھنڈ میں بی جے پی کی کامیابی کو بڑی اہمیت دی گئی

ہے۔ حالانکہ درحقیقت سکھ اکثریت کے پنجاب میں بی جے پی کی نہیں، سکھوں کی سیاسی جماعت اکالی دل کی حکومت بنی ہے۔ بی جے پی تو اس کی بس ایک اتحادی ہے۔ اسی لیے وہاں کے وزیر اعلیٰ بھی اکالی دل کے سردار پرکاش سنگھ بادل ہیں۔ رہا اتر اکھنڈ، تو چونکہ وہ بڑی ذات کے ہندوؤں کی واحد ریاست ہے، اس لیے وہاں بی جے پی کی حکومت بنی جی۔ بن جی جی کے قیام کے پہلے دن سے سیاسی ماہرین کا کہنا ہے کہ وہاں کانگریس اور بی جے پی باری باری اپنی حکومتیں بنائیں گی۔ جب یہ صوبہ بنا تھا تو بی جے پی کی حکومت بنی تھی، پھر الیکشن ہوئے تو کانگریس آئی اور اس مرتبہ پھر بی جے پی برسر اقتدار ہوئی ہے۔ مستقبل میں بھی اس ریاست سے اسی طرح کی امید ہے۔ جن باتوں پر فاضل مضمون نگار نے بڑی تشویش کا اظہار کیا ہے، ان میں بی جے پی کے صدر راج ناتھ سنگھ کا پارٹی کی قومی کونسل میں دیا گیا ایک بیان بھی ہے جس میں انھوں نے بابر مسجد کی جگہ رام مندر کی تعمیر کے لیے ایک قانون بنائے جانے کا عزم ظاہر کیا ہے۔ لیکن یہ قانون کہاں بنے گا؟ پارٹی کی قومی کونسل یا کوئی پریس کانفرنس تو قانون ساز نہیں ہوا کرتی، اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اکیلے اپنے دم پر پارلیمنٹ میں صرف اکثریت ہی نہیں، دو تہائی اکثریت لے کر آئیں۔ ایسا مستقبل قریب تو کیا غالباً مستقبل بعید میں بھی کبھی نہ ہو سکے کیونکہ اب بی جے پی کے لیے مستقبل میں کبھی سیاسی ماحول اتنا ہموار نہ ہو گا جتنا بابر مسجد کی شہادت کے بعد تھا۔ لیکن اس وقت بھی بی جے پی برسر اقتدار نہ آسکی، بعد میں کرسی ملی بھی تو اس کے لیے تقریباً ۲۰ دیگر چھوٹی بڑی پارٹیوں کا سہارا لینا پڑا۔ اس 'جبو جٹ' محاذ کو بھی دو تہائی اکثریت حاصل نہیں تھی۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ سوائے بی جے پی اور شیو سینا کے کوئی پارٹی اس طرح کے قانون کا سوچ بھی نہیں سکتی۔ راج ناتھ کا یہ بیان اپنی نوعیت کا نیا بیان نہیں ہے، ایسے بیانات الیکشن کے زمانے میں ہر صبح و شام سننے کو ملتے ہیں۔

حیرت ہوئی کہ فاضل مضمون نگار نے وشوا ہندو پریشد (ورلڈ ہندو کونسل) اور اس کے سیکرٹری پروین توگرگیا کو بھی قابلِ اعتنا جانا۔ یقیناً یہ لوگ ماضی میں ہندو معاشرے کے اندر اپنا ایک مقام رکھتے تھے لیکن اب تو ع ”پھرتے ہیں میر خوار کوئی پوچھتا نہیں“ کے مصداق بنے ہوئے ہیں۔ ثبوت کے لیے صرف ایک واقعے کا ذکر کافی ہے۔

چند ماہ قبل الہ آباد میں ہندوؤں کے سب سے بڑے مذہبی میلے (کبھہ) میں ۲ کروڑ عقیدت مندوں نے شرکت کی۔ اس پریشد نے بھی اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہا، اور اپنا ایک اجلاس عام وہاں رکھا۔ بے چارے تو گڑیا جی اپنی کار کے بونٹ پر کھڑے ہو کر لوگوں کو بلاتے رہے، تب بھی کوئی قابلِ لحاظ تعداد جمع نہ کر سکے۔

ان شاء اللہ بھارتی مسلمانوں کا مستقبل ان کے ماضی سے بہتر ہوگا۔ ہندو شدت پسندی، جورام مندر تحریک کے زمانے سے اپنے عروج پر تھی، غالباً گجرات کے فسادات کے بعد اس کے غبارے سے ہوا ٹکنی شروع ہو چکی ہے۔ ان فسادات کے چند مہینوں کے بعد ہی پچھلے پارلیمانی الیکشن ہوئے تھے جس میں اندرونی اور بیرونی ہر طرح سے مدد کے باوجود ناقابلِ تسخیر سمجھے جانے والے واجپائی جی اور بی جے پی کو شرم ناک شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ درحقیقت بھارت کا مضبوط جمہوری نظام مسلمانوں کے لیے ایک نعمت ہے۔ اسی نے مسلمانوں کو یہ طاقت بخشی ہے کہ ان کی مرضی کے خلاف مرکز میں کوئی مضبوط حکومت نہیں بن سکتی۔ جو کچھ لکھا گیا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بھارتی مسلمانوں کے سامنے کچھ مسائل نہیں ہیں۔ مسائل ہیں، یقیناً ہیں، ان میں سے کچھ سنگین بھی ہیں، لیکن ان شاء اللہ مایوسی کی کوئی بات نہیں ہے۔

تصحیحات اشاعت خاص

صفحہ	سطر	غلط	درست
۲۸	۸	یوسف مغایر یف	یوسف مقرر یف
۹۸	۲۳	دسمبر ۱۹۴۹ء	دسمبر ۱۹۴۶ء
۱۱۹	۱۰	مسلم افواج	مسلم افواج
۱۲۹	۸	غایتنا	غایتنا
۲۱۴	۲۱	میں جس شخص کا ذکر ہے	یہ آیت کس شخص کے بارے میں نازل ہوئی
۲۱۵	۱۴	ابوبکر انصاری	ابوبکر الانصاری
۲۲۲	۲۱	القصص الفنی فی القرآن	الفن القصص فی القرآن
۲۲۵	۱	علی ططاوی	ططاوی جوہری

دفعہ بصر نہ کرنے کے نقصان (ص ۳۸۳) میں حدیث کو اس طرح پڑھیں: لَعَنَ اللّٰہُ.....